ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
ایڈیٹر شمس الحق
AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY
مارچ ۱۹۹۵ء

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے

ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اہم جماعتی خبریں

خبرنامہ جرمنی

بوزنیا میں خوراک کی تقسیم

(خصوصی رپورٹ) مورخہ ۲۲/ فروری کی رات کو جماعت جرمنی کے دو ٹرک تقریباً ۱۷ ٹن خوراک کے پیکٹس لے کر بوزنیا روانہ ہو گئے۔ یہ خوراک کے پیکٹس جرمنی بھر کی جماعتوں نے اپنے بوزنین بھائیوں کے لئے رمضان المبارک میں تیار کئے تھے۔ خوراک لے جانے والے قافلہ کی روانگی کا وقت اس طریق پر طے کیا گیا ہے تا کہ یہ پیکٹس عید الفطر سے قبل بوزنیا پہنچ جائیں اور وہاں پر ضرورت مند افراد میں بر وقت تقسیم ہو سکیں۔ اس قافلہ میں جانے والے افراد میں جرمنی جماعت کے کہنہ مشق خادم یوہانس مبشر اختر، بوزنین برادر اول دین، برادرم نعیم بٹ صاحب اور جرمن احمدی برادرم فرانس صاحب شامل ہیں۔

مجالس سوال و جواب کا انعقاد

رمضان المبارک کے با برکت مہینہ میں شعبہ تبلیغ جرمنی کے تحت فرانکفرٹ، کاسل، سٹٹگارٹ اور کولون میں البانین اور بوزنین افراد کے ساتھ مجالس سوال و جواب منعقد کی گئیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بے حد کامیاب رہیں اور ان میں سینکڑوں کی تعداد میں ان اقوام کے احباب نے شرکت کی اور استفادہ کیا۔ مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم مشنری انچارج اور مکرم مولانا عبد الباسط صاحب مبلغ سلسلہ نے بھی ان مجالس سے خطاب کیا اور سوالات کے جوابات دیئے۔ تبلیغی نشستوں میں رمضان المبارک کی اہمیت، اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنے اور جماعت کے بارہ میں غلط فہمیوں کے دور کرنے کے لئے مختلف موضوعات پر مضامین پڑھے گئے۔

انصار اللہ جرمنی کی کامیاب تبلیغی مساعی

حال ہی میں جماعت جرمنی کی تبلیغی کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے مزید پھل عطا فرمائے اور اس ضمن میں یہ نئی قوم کے افراد سے رابطہ ہوا ہے جو اروما اور سنتھی کہلاتے ہیں۔ یہ آج سے تقریباً چار پانچ سو سال قبل لاکھوں کی تعداد میں ایران کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ پھر ان کو جب ایران سے نکالا گیا تو وہ ترکی چلے گئے لیکن کچھ عرصہ بعد ان کو ترکی سے بھی نکل جانے پر مجبور کر دیا گیا تو یہ قوم دوبارہ یوگوسلاویہ منتقل ہو گئی۔ اس وقت ان کی تعداد چار ملین کے لگ بھگ ہے۔ جرمنی میں جب ان سے رابطہ ہوا اور ان کو اس بات کا علم ہوا کہ آنے والے امام مہدی قادیان پنجاب میں آ چکے ہیں تو ان کا دینی جذبہ اور جوش و خروش دیدنی تھا۔ اب یہ لوگ اپنی قوم کے افراد میں بے حد جوش و جذبہ کے ساتھ تبلیغ کر رہے ہیں اور اس قوم کے افراد جوق در جوق احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان افراد کی مدد سے انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی دوسرے ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نفوذ کی کوشش کی جائیں گی۔ اس قوم سے رابطہ کے ضمن میں بنیادی کردار مکرم حمید اختر صاحب زعیم انصار اللہ ہنوور نے ادا کیا ہے۔

تبلیغی نشستوں کا انعقاد

(۵/ فروری) کو لجنہ اماء اللہ کاسل ریجن کی دوسری تربیتی و تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مقامی لجنہ کے علاوہ غیر مسلم جرمن خواتین نے بھی شرکت کی۔ اسلام میں عورت کے حقوق، تعدد ازدواج، طلاق، خاندانی منصوبہ بندی، اسقاط حمل کے موضوعات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔

جماعت جرمنی کی تبلیغی مساعی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ایک تربیتی و تبلیغی وفد جو اعجاز احمد طارق اور مرزا نذیر احمد صاحب پر مشتمل تھا۔ البانیہ میں ایک ماہ کامیاب خدمات بجا لانے کے بعد ۱۵/ جنوری کو واپس جرمنی پہنچ گیا۔

WIESBADEN (۹/ فروری) جماعت کے زیر انتظام اس شہر کے ایک چرچ میں ایک نشست منعقد ہوئی جس میں جماعت کی طرف سے مکرم مولانا عبد الباسط صاحب طارق، مکرم منظور احمد صاحب شاد ریجنل امیر اور مکرم میر عبد الطیف صاحب شریک ہوئے۔ مکرم مولانا عبد الباسط طارق صاحب نے قریباً ۳ گھنٹے سامعین کے سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ اس تقریب میں ۲۰ سے زائد جرمن افراد شریک ہوئے۔

مشن ہاؤسز میں کھیلوں کا انتظام

(خصوصی رپورٹ) جماعت جرمنی اپنے تمام مشن ہاؤسز میں نوجوانوں کے لئے کھیلوں کا انتظام کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ۱۳/ جنوری بروز جمعہ بیت الرشید ہمبرگ میں باقاعدہ کھیلوں کا آغاز کیا گیا جس میں رشین، ترک، پولینڈ اور بوزنیا کے نوجوان بھی شامل ہوئے۔ ابتداء میں وہاں باسکٹ بال، ٹیبل ٹینس، بلیرڈ اور دیگر انڈور گیمز شروع کی گئی ہیں۔

تربیتی کلاس

(۶/ فروری) گذشتہ دنوں کاسل ریجن میں ایک روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں دیگر پروگراموں کے علاوہ بالخصوص یورپ میں مقیم مسلمان طلباء کی مشکلات اور ان کا حل کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ طلباء نے اس میں گہری دلچسپی لی۔

جرمنی بھر میں شعبہ تبلیغ اور لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام دعوت الی اللہ کیمپوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ الحمد للہ ان کیمپوں کے بہت اچھے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

بیرون از جرمنی تبلیغی مساعی

جماعت احمدیہ جرمنی کو گذشتہ دو ماہ میں جرمنی کو مختلف ممالک میں تبلیغی و تربیتی وفود بھجوانے کی توفیق ملی ہے۔ ان ممالک میں مناکو، بلغاریہ، البانیہ، رومانیہ، چیک ری پبلک، سلواکیہ، لکسمبرگ اور ہنگری شامل ہیں۔

چیک ری پبلک میں تبلیغ اسلام

۲۵/ جنوری ۱۹۹۵ء کو جماعت احمدیہ جرمنی کے تبلیغی و تربیتی وفد کے ساتھ Birno میں جو چیک ریپبلک کا دوسرا بڑا شہر ہے یونیورسٹی کے ۲۵ طلباء کی ایک تبلیغی نشست ہوئی جس میں مولانا عبد الباسط صاحب طارق نے اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر خطاب کیا نیز بائبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور اسلام اور عیسائیت کے تعلقات کا تاریخی پس منظر پر بھی تفصیلی روشنی ڈالی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ میٹنگ بے حد کامیاب رہی۔ مجلس کے اختتام پر سوالات کے تسلی بخش اور مفصل جوابات دیئے گئے۔

اسی وفد سے وہاں کے ایک مشہور جریدہ کے جرنلسٹ مسٹر ووروبل ڈفورک نے مذہبی آزادی کے ضمن میں اسلام کی حسین تعلیم کے بارہ میں ایک گھنٹے کا انٹرویو لیا۔

اسی شام Birno میں مقیم یمن کے میڈیکل کے طلباء کو بڑی محبت سے جماعتی وفد کو مہمان بنا کر لے گئے اور اپنے ہاں ایک رات کے قیام کا انتظام کیا ان کے ساتھ باہمی تعارف کے بعد احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ علاوہ ازیں آمد مسیح موعود علیہ السلام، وفات مسیح اور نزول مسیح کے موضوعات پر تفصیلی گفتگو ہوئی اور انہیں عربی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اسی طرح چیک ریپبلک کے دارالحکومت پراگ کے ہوٹل Atruim میں ایک تعلیم یافتہ چیک فیملی کے ساتھ تبلیغی نشست ہوئی جس میں اسلام کی حسین تعلیم، اسلام میں عورتوں کا مقام اور اسلامی معاشرہ میں اخلاقی اقدار، اسلام کا غیر مذاہب کے

بقیہ صفحہ ۴ پر

جرمنی میں آغاز احمدیت

دسمبر ۱۹۲۳ء کی ایک سرد صبح بہت ہی برکتیں لے کر طلوع ہوئی جس دن مسیح محمدی کے دو غلام احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی شمعیں ہاتھ میں لئے دلوں میں خدمت دین کا بے پناہ جذبہ لئے خدائے واحدویگانہ پر توکل کرتے ہوئے جرمنی کی سرزمین پر وارد ہوئے اور اس ظلمت کدہ تثلیث میں توحید کا نور پھیلانے لگے یعنی مکرم مولوی مبارک علی صاحب بنگالی مرحوم اور حضرت ملک غلام فرید صاحب مرحوم مبلغین احمدیت جرمنی میں داخل ہوئے اور اسلام کا نور پھیلانے لگے۔ یہ دونوں مبلغین اس وقت جرمنی کے دارلحکومت برلن میں وارد ہوئے۔ اس وقت ان کے کاموں کی تفصیلات کے بارہ میں معلومات نہیں مل سکیں تاہم اس وقت برلن میں مسجد احمدیہ بنانے کا منصوبہ تیار ہوا چنانچہ قادیان اور ہندوستان کی جماعتوں کی مخلص احمدی خواتین نے بے پناہ مالی قربانی کرتے ہوئے برلن کی مسجد کے لئے چندہ اکٹھا کیا۔ برلن کی مسجد کے لئے زمین بھی خرید لی گئی جس وقت مسجد کی تعمیر کا وقت آیا اس وقت جرمنی کے معاشی حالات بحد دگرگوں ہو گئے اور افراط زر کی وجہ سے روپیہ کی قیمت بے حد گر گئی جس کی بناء پر جو رقم مسجد کی تعمیر کے لئے اکٹھی ہوئی تھی وہ ناکافی ہو گئی اور مسجد تعمیر نہیں ہو سکی۔ ۱۹۲۳ء کے بارہ میں جرمنی کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اس وقت سیاسی معاشی اور معاشرتی بحران میں ہبتلا تھا۔ اور پہلی جنگ عظیم کے نقصانات اس قدر تھے کہ بظاہران کا پورا ہونا محال نظر آتا تھا۔ انہی حالات نے ہٹلر کی نازی پارٹی کو جنم دیا۔ جسکی آئیڈیالوجی نے جرمنی کو ایک دوسری عالمی جنگ کے تنور میں پھینک دیا۔ ۱۹۲۳ء میں جو مشن برلن میں قائم ہوا وہ صرف چھ ماہ تک قائم رہا بعد ازاں ملکی حالات کی بنا پر مبلغین کو واپس جانا پڑا۔

سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی شدید خواہش تھی کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد بلا توقف جرمنی میں مشن قائم کیا جائے۔ حضور کی روحانی بصیرت اور دلی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے رؤیا اور کشوف کے ذریعہ یہ خوشخبری دی کہ یورپ میں اسلام کا مستقبل جرمنی سے وابستہ ہے۔

جب حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقفین زندگی تحریک جدید کے پہلے گروپ میں سے جنگ عظیم ثانی کے دوران مختلف ممالک میں بغرض تبلیغ مبلغین کا انتخاب فرمایا تو مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کے ذمہ مغربی جرمنی میں مشن کھولنے کا کام سپرد کیا گیا۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اگست ۱۹۴۵ء میں انگلستان پہنچے۔ ہر ممکن کوشش کے باوجود اتحادیوں کی طرف سے جرمنی کا ویزہ نہ ملا کیونکہ جرمنی میں داخلہ بے حد محدود کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ حضور کی ہدایت پر مکرم شیخ ناصر صاحب سوئیٹزرلینڈ پہنچے اور ویزہ کے لئے کوشش شروع کر دی۔ لیکن پونے دو سال کے بعد انہیں ویزہ ملا اس دوران سوئیٹزرلینڈ میں احمدیہ مشن قائم ہو چکا تھا اور جون ۱۹۴۸ء کو شیخ صاحب ہمبرگ گئے۔

یہاں خط و کتابت کے ذریعہ متعدد جرمن پہلے ہی احمدیت قبول کر چکے تھے۔ مکرم شیخ صاحب نے ہمبرگ میں عارضی مشن قائم کیا اور ایک چھوٹی سی جماعت کو منظم کر کے جماعت کی تربیت شروع کر دی مکرم شیخ ناصر صاحب بعد ازاں مرکز کی خصوصی اجازت سے تھوڑے تھوڑے عرصہ کے لئے ہمبرگ جا کر جرمنوں میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔

چوہدری عبداللطیف صاحب پہلے باقاعدہ مبلغ

خدا کے فضل سے فروری ۱۹۴۹ء میں جرمنی میں مبلغ کے قیام کی اجازت مل گئی چنانچہ ۲۰ جنوری ۱۹۴۹ء کو چوہدری عبداللطیف صاحب مرکز سے پہلے باقاعدہ مبلغ کے طور پر پہنچے۔ اس وقت ہمبرگ میں ۲۰ افراد پر مشتمل ایک جماعت قائم ہو چکی تھی جن میں نمایاں شخصیت مسٹر عبداللہ KUHNE کی تھی۔ حضرت خلیفتہ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جرمنی میں مستقل مشن کے قیام اور مسجد کی تعمیر کے لئے وقتاً فوقتاً مکرم مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن کو ہدایات سے نوازتے رہے۔ عارضی طور پر مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مسٹر KUHNE کے مکان میں رہائش پزیر رہے۔ مسٹر KUHNE کے نامناسب رویہ کی بناء پر چوہدری صاحب نے ان کے ہاں رہائش ترک کر دی اور ہمبرگ شہر کے وسط میں ایک کمرہ حاصل کر کے تبلیغ و تربیت کے کام کا آغاز کیا اس دوران مسٹر KUHNE کی فتنہ انگیزی سے اس وقت کی جماعت نے تحریری طور پر علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ البتہ مسٹر DUNKEN اور مسٹر NOWAK دونوں جرمنوں نے بیعت کے بعد بڑے اخلاص سے مکرم چوہدری صاحب کا ساتھ دیا۔ مکرم چوہدری صاحب جرمنی کے بڑے اور چھوٹے شہروں اور قصبوں کے VOLKSHOCH SCHULE میں متواتر تبلیغی تقاریر کرتے رہے جو خدا کے فضل سے خاصی مقبول ہوئیں۔ پریس میں بھی ان کا تذکرہ ہوتا رہا۔ ایک علمی ادارہ YMCA نے مکرم چوہدری صاحب کو تقریر کے لئے بلایا۔ مکرم چوہدری صاحب نے جو ابھی جرمن زبان نہ جانتے تھے، تقریر کی تو پادریوں نے تقریر پر تنقید شروع کر دی لیکن خدا کے فضل سے چوہدری صاحب نے دلائل کے زور سے پادریوں کا منہ بند کر دیا۔ اس کا ذکر پریس میں بھی ہوتا رہا۔ چنانچہ ایک رسالہ TIDENS TEGEN کا چیف ایڈیٹر ہمبرگ میں مکرم چوہدری صاحب کو ملنے آیا۔ دو تین گھنٹہ اس سے عیسائیت کے تمام عقائد کے بارہ میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔ چنانچہ واپس جا کر اس نے لکھا:۔

"ہرچند کہ اسلامی جماعت کے مشن عیسائیت کے لئے خطرناک نہیں کہلا سکتے لیکن ہمیں اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ یہ جماعت امریکہ، یورپ اور افریقہ میں جارحانہ طور پر عیسائیت پر حملہ آور ہے اس کے پیش کردہ دلائل مضبوط اور قوی ہیں۔ ان حالات میں جب ہم ان نتائج پر غور کرتے ہیں جو اس تبلیغی جدوجہد سے نکل سکتے ہیں تو ہم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ کیا ہم عیسائیوں میں وہ روحانی طاقت موجود ہے۔ جس سے ہم اس جارحانہ تحریک کا مقابلہ کر سکیں۔ کیا ہم عیسائیوں پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ ہم اسلام کے اس چیلنج کا اپنے صحیح عقائد، دعا اور روح اقدس کی برکت سے جواب دینے کے قابل ہو سکیں۔"

اس کے علاوہ ایک اور اخبار HOOGSCHE POST جماعت کے کام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"جنگ سے قبل مغربی دنیا سے چین، جاپان، ہندوستان کی طرف عیسائی مشنری بھجوائے جاتے رہے ہیں تاکہ عیسائیت کو پھیلایا جا سکے۔ لیکن اب اسلامی مبلغین یورپ میں اس غرض کے لئے آرہے ہیں کہ اسلام کی اشاعت کا کام یہاں پر کریں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ دنیا میں مستقل امن صرف اس صورت میں قائم ہو سکتا ہے کہ مذہبی اور سیاسی امور میں یک جہتی پیدا کی جائے۔"

چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ نے ہمبرگ مسجد کا افتتاح کیا۔

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۵۱ء کو مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے ہمبرگ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور مورخہ ۲۲ جون ۱۹۵۷ء کو حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ نے مسجد کا افتتاح فرمایا۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذاتی نمائندہ کے طور پر شامل ہوئے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مبارک تقریب کے لئے اپنا ایک ایمان افروز پیغام بھجوایا۔ مکرم چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ایمان افروز تقاریر فرمائیں اس بابرکت تقریب کا تذکرہ پریس میں اور اخبارات میں ہوا اور انہوں نے تصاویر کے ساتھ اس خبر کو شائع کیا

مورخہ ۸ مئی ۱۹۵۹ء کو مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے مسجد نور فرینکفرٹ کا سنگ بنیاد رکھا اور مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۹ء کو چوہدری محمد سر ظفر اللہ خان صاحب نے اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ ملک کے ۶۰ اخبارات نے اس کا تذکرہ کیا اور تصاویر شائع کیں افتتاحی تقریب میں فرینکفرٹ کے چیف میئر کے ذاتی نمائندہ مسٹر البرشٹ شامل ہوئے۔ مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۵۸ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان مرحوم ہمبرگ تشریف لائے اور باوجودیکہ ہمبرگ میں مقیم غیر احمدی پاکستانیوں نے حکومت کے اداروں میں بہت شور مچایا کہ جماعت احمدیہ ایک غیر مسلم جماعت ہونے کے ناطے مسلمان پاکستانیوں کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں رکھتی۔ یہ اعزاز احمدی مبلغ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کے حصہ میں آیا کہ انہوں نے صدر پاکستان کا ہمبرگ اسٹیشن پر جماعت کی طرف سے استقبال کیا اور گلے میں ہار پہنایا۔ اگلے روز اٹلانٹک ہوٹل میں احمدیہ وفد نے صدر ایوب خان مرحوم سے ملاقات کی۔ جماعت کے کاموں کے بارہ میں ان سے گفتگو کی۔ مکرم صدر صاحب کہنے لگے۔ "شاباش اس نیک کام کو ہر قیمت پر جاری رکھیں۔"

اخبار HAMBURGER ABENDBLATT نے اس کا ذکر کیا۔ وفاقی جمہوریہ جرمنی کے سب سے پہلے صدر.PROF. DR. THEODOR HEUSS سے ملاقات کر کے جماعت کا شائع کردہ جرمن ترجمہ قرآن پیش کیا اور جماعت کے کاموں کا ذکر کیا۔ جناب صدر نے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ میرے پاس جنگ سے قبل قرآن کریم کا نسخہ موجود تھا لیکن وہ جنگ کے دوران نذر آتش ہو گیا۔ اور یہ امر ان کی خوشی کا باعث ہے کہ اب آپ نے مجھے قرآن کریم کا نسخہ دیا ہے۔ اب میں اس کا شوق سے باقاعدہ مطالعہ کرتا رہوں گا۔ اسی طرح مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے جرمنی کے تیسرے صدر HEINE MANN کو قرآن کریم کا نسخہ دیا۔ جب شاہ ایران اپنی سابقہ بیگم ثریا کے ہمراہ ہمبرگ تشریف لائے تو ان سے مل کر جرمن ترجمہ قرآن کریم پیش کیا اور جماعت کی اسلامی خدمات کے بارہ میں ان سے تفصیلی گفتگو کی۔ سوئیٹزر لینڈ میں مسجد کی تعمیر کا ٹھیکہ جس فرم نے لیا تھا اس نے بعض وجوہات کی بنا پر مسجد تعمیر کرنے سے انکار کر دیا۔ مکرم وکیل التبشیر صاحب کی ہدایت پر مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب زیورچ تشریف لے گئے اور فرم کے ڈائریکٹر سے مل کر معاملات کو سلجھایا جس کے نتیجہ میں زیورچ کی مسجد کی تعمیر پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

رسالہ DER ISLAM ۱۹۶۲ء میں ہمبرگ منتقل کر دیا گیا اور ۱۹۶۲ء سے لے کر ۱۹۶۷ء تک مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کی ادارت میں باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ یہ رسالہ ماہانہ تھا۔ اس دوران جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ہمبرگ تشریف لائے تو آپ نے اس رسالہ کو دیکھ کر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور ایک خط کے جواب میں حضور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا:۔ "پرچہ اسلام بہت اچھا تھا۔"

ہمبرگ مشن میں صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ورود مسعود جرمنی مشن کی سعادت ہے۔ مکرم چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب وقتاً فوقتاً جرمنی مشن آتے رہے ہیں۔ آپ کی تقاریر اور پریس کانفرنس خدا کے فضل سے بے حد کامیاب ہوتی رہیں۔

۱۹ / اگست ۱۹۶۲ء کو حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہؓ جرمنی تشریف لائیں اور تین روز قیام فرمایا۔

(عبدالباسط طارق ، مبلغ سلسلہ)

آئے گا

چارہ درد نہاں راحت جاں آئے گا
غیرت لالہ رخاں رشک بتاں آئے گا

ظلمت ہجر میں قندیل سکوں جھلکے گی
کلبہ حزن میں فانوس اماں آئے گا

نسخہ دید سے پھر نبض جنوں سنبھلے گی
مجلہ حسن سے درمان فغاں آئے گا

مرقد یاس سے امید بقا اٹھے گی
قالب درد میں آسائش جاں آئے گا

غرفہ ناز سے انوار سحر پھوٹیں گے
خاور عیش سے خورشید زماں آئے گا

عالم وجد میں لہرائے گی مصلح دنیا
پردہ غیب سے وہ رقص کناں آئے گا

(مصلح الدین احمد راجیکی مرحوم)

جماعت احمدیہ جرمنی کی مساجد اور مشن ہاؤسز

مسجد نور	فرانکفرٹ
مسجد فضل عمر	ہمبرگ
بیت المقیت مٹل وگ	فرانکفرٹ
ناصر باغ	گروس گیراؤ
بیت النصر	کولون
مہدی آباد	ہمبرگ
مسجد المہدی	میونخ
بیت المالک	برلن
بیت الاسلام	فرانکن ہائم
بیت الھادی	ڈیٹسن باخ
بیت الرشید	ہمبرگ
بیت الوکیل سنٹر	بریمن ھاون
بیت القیوم	نیڈر ایش باخ

رہ حبیب میں جاں بھی نثار کرتے ہیں
ہم ایک بار نہیں بار بار کرتے ہیں
بسا کے دل میں محبت کی ایک نئی بستی
مکان دل کے مکینوں سے پیار کرتے ہیں
لگی ہوئی ہیں تری راہ پر مری آنکھیں
مرے نگار تیرا انتظار کرتے ہیں
کیا ہوا ہے ترے ساتھ ایک "عہد وفا"
ہم اپنے عہد کو پھر استوار کرتے ہیں
ترے جنون محبت کی بے خودی میں بسر
ہم اضطراب سے لیل و نہار کرتے ہیں
وہ اپنے "روئے منور" کی بے حجابانہ
جھلک دکھا کے بہت بیقرار کرتے ہیں
وفا و حسن میں یکتائے روزگار ہیں وہ
کہ ہم پہ لطف و کرم بے شمار کرتے ہیں
خدا کا نور برستا ہے لاکلام ان پر
وہ اپنے چہرے کو جب آشکار کرتے ہیں
کسی میں تاب سخن ہے نہ تاب نظارہ
وہ بے نقاب رخ تابدار کرتے ہیں
ہمیں کسی سے بھی کچھ نفرت و عناد نہیں
خدا کے واسطے ہم سب سے پیار کرتے ہیں
کبھی جو اپنی وفاداریوں پہ نازاں تھے
وہ آج پہلو تہی اختیار کرتے ہیں
خدا نے صبر و سکینت دیئے مصائب میں
اسی کے فضل پہ ہم انحصار کرتے ہیں
ملے گی جنت فردوس اور کیا تجھ کو
وہ شاد "بندوں میں اپنے" شمار کرتے ہیں

(محمد ابراہیم شاد)

بقیہ صفحہ ۱

افراد سے حسن سلوک، اسلامی رواداری اور آزادی مذہب وغیرہ پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اس تقریب کے آخر میں تمام شرکاء کو جیک زبان میں لٹریچر بھی دیا گیا۔ ان تمام نشستوں میں مکرم مقصود الحق صاحب مکرم ندا ءالنفر یاری صاحب اور مکرم ظہور احمد صاحب بھی مولانا عبد الباسط طارق صاحب کے ہمراہ رہے۔

متفرق خبریں

شعبہ وقف نو ہمبرگ کے زیر انتظام مورخہ ۲۹/ جنوری کو بیت الرشید میں ایک اجلاس منعقد کیا گیا جس میں ہمبرگ شہر کے ۱۳ حلقہ جات اور سات بیرونی جماعتوں کے قریباً ایک سو واقفین بچوں اور بچیوں نے اپنے والدین کے ساتھ شرکت کی۔ اس موقعہ پر مختلف بچوں کے مابین علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ بہترین کارکردگی دکھانے والے واقفین بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس قسم کی ایک اگلی میٹنگ انشاء اللہ العزیز ماہ مارچ میں فرینکفرٹ میں منعقد ہونے کا پروگرام ہے۔

(۸/ فروری) جرمنی کے شہر Trier میں ایک تقریب میں جرمن ٹی۔ وی کے ایک مشہور کمپیئر جو بلاد عربیہ میں بھی رہ چکے ہیں نے IN THE NAME OF ALLAH موضوع پر تقریر کی جس میں اسلامی سزاؤں، تلوار اور قرآن کا ذکر غلط رنگ میں کیا گیا۔ اس تقریر کے اختتام پر مولانا عبد الباسط صاحب طارق نے جو مولانا لئیق احمد منیر صاحب کے ہمراہ اس تقریب میں موجود تھے نے حاضرین کو اسلام میں جبر کی منافی، مذہبی آزادی، امن و سلامتی کی تلقین کے بارہ میں حسین اسلامی تعلیمات سے روشناس کروایا۔ مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب نے بھی حاضرین کو مسلمان کے بارہ میں یورپ کی دوغلی پالیسی کی طرف توجہ دلائی۔ اس تقریب میں قریباً چار صد افراد حاضر تھے۔

جرمنی میں مجلس انصار اللہ جرمنی کے تحت تبلیغی کوششیں نہایت کامیابی سے جاری ہیں۔ انہی مساعی کے نتیجہ میں ۱۸۱ سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق ملی۔

مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کے تحت جرمنی میں تبلیغی مساعی جاری ہیں چنانچہ اس ضمن میں مختلف مقامات پر تبلیغی میٹنگز کا سلسلہ جاری ہے اور ان کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد کو قبول حق کی توفیق ملی ہے۔ علاوہ ازیں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے MTA کے لئے نو احمدیوں کے ساتھ ایک دلچسپ تعارفی پروگرام بھی شروع کیا ہے جس کے ایک حصہ تیار کر کے لندن بھجوایا جا چکا ہے۔ مزید پروگراموں کی تیاری کا کام جاری ہے۔

(فرانکفرٹ) مؤرخہ ۱۹/ فروری ۱۹۹۵ء کو NIEDER ESCHBACH میں جماعت فرانکفرٹ کے زیر اہتمام جلسہ یوم "مصلح موعود" کا انعقاد ہوا جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ جلسہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

(خصوصی رپورٹ) جرمنی کے شہر LEIPZIG میں ۲۳/ مارچ ۱۹۹۵ء ایک عظیم الشان بک فیئر منعقد ہو گا۔ جس میں انشاء اللہ جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی کتب کے سٹال کے ذریعہ شمولیت کا موقع ملے گا۔ جماعتی نمائندگی میں مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب اور مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب سٹال پر موجود ہوں گے۔

ماہ مئی کے وسط میں پراگ کی نمائش کتب میں بھی جماعتی شمولیت کے لئے تیاریاں جاری ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے زیر انتظام نو مبائعین کے تربیتی کیمپوں کا ایک سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے جس کا آغاز عید الفطر کے بعد کولون مشن سے کیا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اگلے ماہ یعنی مارچ ۱۹۹۵ء سے جماعت جرمنی کے زیر انتظام ایک بوزنین اور البانین ماہانہ اخبار کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ اس اخبار کا بنیادی ڈھانچہ جماعت برطانیہ تیار کرے گی جو ضروری اضافوں کے ساتھ یہاں سے شائع کیا جائے گا۔ جرمنی کی جماعتیں جو اس اخبار سے بھرپور استفادہ کرنا چاہتی ہوں اور اس اخبار میں بعض ضروری چیزیں شائع کروانا چاہتی ہوں تو وہ شعبہ تبلیغ جرمنی سے رابطہ کریں۔

نمائندہ اخبار آفن باخر پوسٹ کی اشاعت ۲/ جنوری ۱۹۹۵ء کے مطابق جرمنی کے شہر Seligenstadt میں نئے سال کے آغاز کی خوشی میں چلائی جانے والی آتشبازی کے بعد شہر کی مارکیٹ میں بے حد گند نظر آ رہا تھا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے چالیس خدام اور اطفال نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے برشوں اور بیلچوں کی مدد سے اس شہر کی بے حد صفائی کی۔ جرمن راہ گیر حیرت سے احمدی پناہ گزینوں کے جذبہ کو دیکھتے اور تعریف کرتے تھے۔ ایک احمدی نوجوان نے اخباری نمائندہ کو بتایا کہ خدمت خلق کا مقدس کام ہم نے پاکستان میں سیکھا ہے اور ہم اس کو یہاں بھی جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ علاوہ ازیں کرسمس کے موقع پر بھی احمدی خدام و اطفال نے ہسپتالوں میں جا کر بوڑھے اور معذور افراد کی عیادت کی اور ان کو پھول اور تحائف پیش کئے۔

(جنوری) جرمنی کے شہر بریمن ہافن میں جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر گذشتہ سال ایک نیا سنٹر خریدا گیا تھا جسے بیت الوکیل کا نام دیا گیا ہے۔ اس نئے سنٹر کا مسقف ہال ۱۴۰۰ مربع میٹر ہے۔ اسے اپنی ضروریات کے مطابق ڈھالنے کے لئے مقامی جماعت کے قریباً ایک صد افراد گذشتہ ماہ سے طوعی وقار عمل میں حصہ لیتے رہے ہیں اور پورے سینٹر کی صفائی، پینٹ اور وال پیپر لگا کر خوبصورتی سے تیار کیا گیا ہے۔

جماعت جرمنی کے نئے سنٹر بیت الرشید میں بھی وقار عمل کا کام جاری ہے جس میں باوجود سردی کے کثیر تعداد میں احباب شامل ہو رہے ہیں۔ اس نئے سینٹر کی تزئین کے علاوہ بیرونی گیٹ کی تکمیل ٹائلیس کی مرمت، ہال میں رنگ و روغن کا کام شامل ہے۔ اس طرح سے ایک کثیر رقم بچائی گئی۔

ماہ جنوری میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے زیر انتظام مختلف مقامات پر ۱۵ تبلیغی نشستوں کا انعقاد ہوا جن میں جرمنوں کے علاوہ البانیہ، بوزنیا اور ترک اقوام کے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ چنانچہ ان میٹنگز کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴۳ سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

(نمائندہ خصوصی) کا مشہور فرینکفرٹر رنڈ شاؤ اپنی ۱۷/ جنوری ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ جرمنی کے صوبہ رائن لینڈ ویسٹ فالن نے گذشتہ آٹھ سال کے خوش گوار اور کامیاب تجربہ کے بعد اب اپنے صوبہ کے تمام پرائمری سکولوں کو ہدایت دی ہے کہ پانچویں چھٹی اور ساتویں کلاس کے طلباء کو اسلام کے بارہ میں بنیادی معلومات دی جائیں گی تاکہ غیر ملکی مسلمان بچوں کا اپنے آبائی ملک کے کلچر اور مذہب سے رابطہ قائم رہے۔ واضح رہے کہ اس کام کے لئے ۱۲۰۰ اساتذہ موجود ہیں۔

۹/ فروری کو عیسائی مشن سکول کے ۸ طلباء اپنے پادری کے ہمراہ مسجد نور آئے۔ مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کے ساتھ دو گھنٹہ تک ان کی نشست رہی۔

۱۱/ فروری کو صبح ۱۰ بجے مسجد نور میں ایک سکول کے ۱۲ طلباء جن کی عمریں ۱۹ سے ۲۰ سال کے درمیان تھیں مسجد آئے۔ مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے ذریعہ بوزنیا کے مظلوم مسلمانوں میں خوراک کی تقسیم کا دوسرا مرحلہ انشاء اللہ العزیز عید الفطر سے قبل مکمل ہو جائے گا۔ اس سے قبل ماہ جنوری میں جماعت احمدیہ جرمنی کے زیر انتظام خوراک کے ۳۵۰۰ پیکٹوں پر مشتمل دو ٹرک بوزنیا بھجوائے جا چکے ہیں۔ بوزنیا میں جماعت جرمنی کے ذریعہ خوراک کی تقسیم کا کام مستقبل میں بھی مرحلہ وار جاری رہے گا۔

نمائندہ اخبار آفن باخر پوسٹ کی اشاعت ۲/ جنوری ۱۹۹۵ء کے مطابق جرمنی کے شہر Seligenstadt میں نئے سال کے آغاز کی خوشی میں چلائی جانے والی آتشبازی کے بعد شہر کی مارکیٹ میں بے حد گند نظر آ رہا تھا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے چالیس خدام اور اطفال نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے برشوں اور بیلچوں کی مدد سے اس شہر کی بے حد صفائی کی۔ جرمن راہ گیر حیرت سے احمدی پناہ گزینوں کے جذبہ کو دیکھتے اور تعریف کرتے تھے۔ ایک احمدی نوجوان نے اخباری نمائندہ کو بتایا کہ خدمت خلق کا مقدس کام ہم نے پاکستان میں سیکھا ہے اور ہم اس کو یہاں بھی جاری رکھنا چاہتے ہیں۔